Name: Fakhre Alam
Supervisor: Dr. Imran Ahmad Andaleeb
Department: Urdu
Topic: Prem Chand Tanqeed: Ek Mutala

نام: فخر عالم
نگراں: ڈاکٹر عمران احمد عندلیب
شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
موضوع: پریم چند تنقید، ایک مطالعہ

تلخیص

اردو ہندی ادبیات کی تاریخ میں پریم چند کو یکساں طور پر اہمیت اور مقبولیت حاصل ہے۔ مذکورہ دونوں زبانوں کے علمائے ادب نے اپنے اپنے طور پر ان کے فکروفن کو سمجھنے اور سمجھانے کی کوششیں کی ہیں۔ ان کے ادبی شاہ کاروں کو پرکھ کر ان کی قدرو قیمت متعین کرنا چاہا ہے۔ پریم چند ایک کثیرالجہات شخصیت کے مالک ہیں۔ ان کی نگارشات اور ان کی شخصیت کو اتنے الگ الگ زاویوں سے دیکھنے اور پرکھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ متعدد ناقدین نے ان کی اصل صورت ہی کو مسخ کردیا ہے۔ کسی کے نزدیک پریم چند ہندوستان کی عظمت رفتہ کی نشاندہی کرتے ہیں۔ کوئی انھیں کسانوں ،مزدوروں اور اچھوتوں کا نقیب اور مسیحا بتاتا ہے۔ کسی کے نزدیک وہ افکارِ گاندھی کے پیروکار ہیں، تو کوئی انھیں اشتراکیت کا علم بردار بتاتا ہے۔

یہ مقالہ کل پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔اس کے پہلے باب میں' پریم چند کی مختصر سوانح' پیش کی گئی ہے۔

مقالے کا دوسرا باب' فکشن کی تعریف وتنقید' پر مبنی ہے۔اس باب میں پہلے فکشن کے لغوی معنی سے بحث کی گئی ہے۔ بعدازیں 'فکشن' کو متعارف کرایا گیا ہے۔ اس کے بعد' فکشن' کی تنقید سے متعلق چند معتبر ناقدین کے رویۂ نقد پر ایک طائرانہ نظر ڈالی گئی ہے۔

مقالے کا تیسرا باب' پریم چند کی اہم تصانیف کا مختصر تعارف' پر مبنی ہے۔اس باب میں پریم چند کے افسانوی مجموعوں اور ناولوں کا اختصار کے ساتھ تعارف پیش کیا گیا ہے۔

چوتھا باب'پریم چند تنقید: آزادی سے پہلے' دوحصوں پر مشتمل ہے ۔ حصہ: (الف) میں ماہ نامہ'زمانہ' کان پور (پریم چند نمبر) کے مختلف ناقدین کے تنقیدی مضامین میں سے انیس منتخبہ مضامین کا مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔اس باب کے حصہ: (ب) میں ان مختلف ناقدین کے تنقیدی مضامین کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے جو مختلف کتب اور رسائل کی زینت بنے۔

' اردو میں پریم چند تنقید: آزادی کے بعد' مقالے کا پانچواں باب ہے۔ اس کو تین ذیلی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ حصہ (الف) میں وہ ناقدین شامل ہیں جن کی باقاعدہ پریم چند پر کتابیں ہیں۔ حصہ (ب) میں پریم چند پر مختلف رسائل کے خصوصی شماروں میں شامل مختلف ناقدین کے تنقیدی مضامین سے بحث کی گئی ہے۔حصہ (ج) میں مختلف ناقدین کے ذریعہ پریم چند پر لکھے گئے وہ متفرق مضامین ہیں جو مختلف کتب اور رسائل کی زینت بنے۔

پریم چند اردو کے افسانوی ادب میں ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔مختلف معتبر ناقدین نے ان کی عظمت کو تسلیم کیا ہے۔ پریم چند اس عظیم المرتبت شخصیت کا نام ہے جس نے اردوافسانے کو ایک وقار بخشا۔ اس کے باوجود متعدد ناقدین ایسے ہیں جن کے لیے پریم چند

بیتے دنوں کا حصہ بن کر رہ گئے ہیں۔ان ناقدین کے نزدیک پریم چند کی یہ تحریریں اپنا فرض ادا کر چکی ہیں۔ اب ان کی کوئی ضرورت نہیں۔دوسری طرف ان کی تحریروں پر کچھ لکھنے والے وہ معتبر ناقدین ہیں جن کی تحریر کردہ نظریات سے انحراف کرنا آسان کام نہیں۔

عہد پریم چند سے اب تک پریم چند کی نگارشات پر بہت کچھ لکھا جاچکا ہے۔ لکھنے کا یہ سلسلہ ابھی تھمانہیں ہے۔یہی پریم چند کی انفرادیت ہے۔

پریم چند ایک ایسے ادیب کا نام ہے جس پر ہر خاص و عام اپنا حق جتا تا ہے ۔گویا وہ عوام کے بھی ادیب ہیں اور خواص کے بھی۔یہی پریم چند کی عظمت کی دلیل ہے۔

پریم چنداور ادبیات پریم چند پرہندی اردو میں بے انتہا تنقیدیں ہوئی ہیں اور اتنی ہوئی ہیں کہ ان میں اصل حقیقت چھپ کر رہ گئی ہے۔اردو ہندی کے مختلف ناقدین نے پریم چند کے ادبی شاہ کاروں کو پرکھ کر ان کے صحیح قدرو قیمت کا تعین کرنا چاہا ہے ۔ اس کوشش میں کہیں نہ کہیں اکثر و بیشتر ناقدین سے لغزشیں ہوئی ہیں۔

پریم چند کا عہد ان کے ادبیات کی ناقدری کا عہد تھا۔لیکن ان کے انتقال کے بعد ناقدین کے رجحانات میں بدلاو آیااور ان کی عظمت کے اعتراف کا ایک دور شروع ہوا۔ہندی میں پریم چند پر بہت کچھ لکھا گیا تاہم اردو میں ہندی کے بہ نسبت بہت کم لکھا گیالیکن اس سے انکارنہیں کیا جا سکتا کہ پریم چند کے اردو کے معتبر ناقدین نے ان کی تصانیف پرصحت مند تنقیدیں لکھی ہیں۔ آزادی کے بعداگر چہ پریم چند پرلکھی گئی تنقیدی کتابوں کے علاوہ ایسی تنقیدی کتابیں بھی لکھی گئیں جومکمل طور پر پریم چند کی تصانیف کااحاطہ تو نہیں کرتی ہیں۔تاہم ان تمام تصانیف میں پریم چند کے افسانوی ادب اور ان کے نقطۂ نظر کومختلف انداز میں جانچا اور پرکھا گیا ہے۔ان میں پریم چند کے ناولوں اور افسانوں کے اسلوب، طرز نگارش ، زبان و بیان سے سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

پریم چند کے افسانوی ادب کا مقصد اتنا وسیع ، بلند اور بصیرت افروز ہے کہ اس میں ان کے عہد کی زندگی کے مقاصد، مسائل اور حالات سمٹ آئے ہیں۔ان کی نگاہیں بصیرت افروز ہیں اور مشاہدہ گہرا ہے۔یہی سبب ہے کہ ان کی معنویت عہد حاضر میں بھی قائم و دائم ہے۔ان کا ادب آج بھی افادیت کا حامل ہے۔اس کو زمان و مکاں کے حدود میں قیدنہیں کیا جاسکتا۔اس میں مسرت بھی ہے اور بصیرت بھی، سوز وساز بھی ہے اور دردو داغ بھی۔جستجو بھی ہے اور آرزو بھی۔ ان کی تحریروں کے آئینے میں ان کے عہد کا ہندوستان منعکس ہواٹھا ہے۔اس آئینے میں عصر حاضر کے ہندوستان کو بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ پریم چند کی تحریروں میں وہ آفاقیت ہے جو ان کی تخلیقات کو صدیوں تک زندہ رکھ سکتی ہے۔